مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری ڈنگہ میں سناتن دھرم کانفرنس میں تقریر کرنے کے لئے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر چک ۳۰ علاقہ منٹگمری میں برائے مناظرہ۔ اور نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراھیم صاحب بقاپوری بازید چک ضلع گورداسپور بسلسلہ تربیت اور نظارت بیت المال کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب ضلع گورداسپور میں اور سید محمد علی شاہ صاحب نابھہ پٹیالہ۔ لدھیانہ اور سنگرور میں بھیجے گئے ہیں:۔

افسوس میاں محمد عبداللہ صاحب جلد ساز کی دوسری اہلیہ آج بعمر ۲۷ برس وفات پا گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں:۔

نظارت امور عامہ نے اعلان کیا ہے کہ شیخ غلام حسین صاحب سابق کارکن صیغہ پراویڈنٹ فنڈ کی طرف سے بعض ایسی بدعنوانیاں سرزد ہوئی تھیں۔ جو علاوہ ان کو کارکنی سے علیحدہ کرانے کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی موجب ہوئی تھیں اب چونکہ شیخ صاحب نے اپنے افعال پر سخت ندامت کا اظہار کر کے متعدد بار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کی۔ اس لئے حضور نے کمال شفقت سے ان کو معاف فرما دیا ہے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمانہ مسیح موعودؑ کی عظیم الشان برکات

مبارک وہ جو اب ایمان لایا ؛ صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

"خدا تعالیٰ۔ اور اس کے رسول کا علم جس میں غلطی کو راہ نہیں۔ یہی بتلاتا ہے۔ کہ درمیانی زمانہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے بلکہ تمام خیر القرون کے زمانہ سے بعد میں ہے۔ اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے۔ یہ زمانہ فیج اعوج کا زمانہ ہے۔ یعنے ٹیڑھے گروہ کا زمانہ جس میں خیر نہیں۔ مگر شاذ و نادر۔ یہی فیج اعوج کا زمانہ ہے۔ جس کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ہے۔ لیسوا منی ولست منھم۔ یعنے نہ یہ لوگ مجھ میں سے ہیں۔ اور نہ میں ان میں سے ہوں۔ یعنے مجھے ان سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ یہی زمانہ ہے جس میں ہزارہا بدعات اور بے شمار ناپاک رسومات اور ہر ایک قسم کے شرک خدا کی ذات۔ اور صفات اور افعال میں اور گروہ در گروہ پلید مذہب جو تہتر تک پہونچ گئے۔ پیدا ہو گئے۔ اور اسلام جو بہشتی زندگی کا نمونہ لے کر آیا تھا۔ اس قدر ناپاکیوں سے بھر گیا۔ جیسے ایک مری ہوئی اور پُر نجاست زمین ہوتی ہے۔ اس فیج اعوج کی مذمت میں وہ الفاظ کافی ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مونہہ سے اس کی تعریف میں نکلے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی دوسرا انسان اس فیج اعوج کے زمانہ کی بدی کیا بیان کریگا اسی زمانہ کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ زمین جور اور ظلم سے بھر جائے گی۔ لیکن مسیح موعود کا زمانہ جس سے مراد چودھویں صدی من اولہ الیٰ آخرہ ہے۔ اور نیز کچھ اور حصہ زمانہ کا جو خیر القرون سے برابر ہے۔ اور فیج اعوج کے زمانہ سے بالاتر ہے۔ یہ ایک ایسا مبارک زمانہ ہے۔ کہ فضل اور جود الٰہی نے مقدر کر رکھا ہے۔ کہ یہ زمانہ پھر لوگوں کو صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا۔ اور آسمان سے کچھ ایسی ہوا چلے گی۔ کہ یہ تہتر فرقے مسلمانوں کے جن میں سے بجز ایک کے سب عار اسلام اور بدنام کنندہ اس پاک چشمہ کے ہیں۔ خود بخود کم ہوتے جائیں گے اور تمام ناپاک فرقے جو اسلام میں مگر اسلام کی حقیقت کے منافی ہیں۔ صفحۂ زمین سے نابود ہو کر ایک ہی فرقہ رہ جائیگا۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے رنگ پر ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۱ ۔ ۱۳۲)

خلافت ثانیہ کا ۲۴ سالہ عہدِ مبارک

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر رامپوری

شکر ربِ ذوالمنن ہے آج وہ روزِ سعید / دشمنوں کے گھر ہے ماتم اور ہمارے گھر ہے عید

کامیابی آلِ احمد کی مبارک ہو ہمیں / اور یونہی رویا کریں ناکام ابنائے یزید

اپنی ناکامی پہ سر پیٹا کئے چوبیس سال / اپنے ہاتھوں اپنے سر لیتے رہے ضربِ شدید

اپنی تدبیروں پہ نازاں تھے کہ بازی جیت لی / زورِ حق سے ناامیدی میں بدل دی ہر امید

منزلِ مقصود جو شیطاں دکھاتے ہیں قریب / جتنے یہ بڑھتے ہیں آگے ہوتی جاتی ہے بعید

ان کے دل نارِ حسد سے ہیں جہنم کی مثال / جلتے ہیں ناکامیوں سے کہتے ہیں ھل من مزید

ہے مقدر دشمنِ حق خائب و خاسر رہیں / قولِ حق پورا ہو خاب کل جبارٍ عنید

دشمنانِ حضرتِ محمود عدو اللہ ہیں / یہ اسے مذموم کہتے ہیں جو ہے رب کا حمید

یہ خلافت ہے اولوالعزمی میں یکتائے زمان / کیا نہیں فضلِ عمر اخلاق و عرفاں میں وحید

ہے یہ دریائے علومِ معرفت (ادیبِ غبی) / قولِ صادق ہے یہی شاہد ہے قرآن مجید

خارجین و مخرجین باغِ وحدت جان لیں / سعی نافرجام ان کی ہے جہنم وہ وقید

آسماں کے فیصلے سے ہے خلافت کا قیام / اس سے ہل سکتی نہیں ہے فطرتِ زشت و پلید

طینتوں کے ساتھ پیوند خبیثاں ہے محال / استفاضہ اس سے کرتے ہیں وہی جو ہیں رشید

جو سمجھتے تھے کہ ہم ہیں احمدیت کے ستوں / اب ہوا ثابت کہ وہ تھے مثلِ خروارِ لبید

اب وہی فرزندِ دلبند و گرامی ارجمند / مظہرِ حق و علا ہے جسکو یہ سمجھے ولید

اس نے پیغامِ خدا اکنافِ عالم کو دیا / اس کی تبعیت سے بن جاتے ہیں صدیق و شہید

ہیں دعائیں اس کی دنیا کے لئے مشکلکشا / اس کی صحبت سے بنے دنیا میں کتنے بایزید

ہے مری گوہرؔ خدائے دو جہاں سے یہ دعا
بیعتِ محمود سے ہو جائے دنیا پر ضیا

نہایت ضروری درخواست ہائے دعا

(۱) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی بڑی صاحبزادی سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز امسال بی۔اے کا امتحان دیں گی۔ اور حضرت میر صاحب کی چھوٹی صاحبزادی طیبہ میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ (۲) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ٹیرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ نیز مرزا مبشر احمد صاحب فورتھ ہائی کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔ (۳) مرزا سلطان احمد صاحب آف پٹی پر جو قتل کا مقدمہ دائر ہے سشن کورٹ انتہائی سزا دے چکی ہے۔ اب ہائی کورٹ میں اپیل پیش ہونے والی ہے۔ احباب اور بزرگان جماعت نہایت درد کے ساتھ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے رہائی بخشے:۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۲۶۲	لال الدین صاحب ضلع گورداسپور	۲۸۷	سوہن صاحب ضلع گورداسپور
۲۶۳	عزیز احمد صاحب "	۲۸۸	گستو صاحب " "
۲۶۴	ستار میر صاحب بارہ مولا کشمیر	۲۸۹	تیجو صاحب " "
۲۶۵	محمد افضل خان صاحب ضلع گورداسپور	۲۹۰	ہنی صاحبہ " "
۲۶۶	غلام حیدر صاحب ضلع سیالکوٹ	۲۹۱	ناہمی صاحبہ " "
۲۶۷	بشیر محمد صاحب " جالندہر	۲۹۲	مسماۃ زہرہ عالم اختر خاتون صاحبہ میمن سنگھ
۲۶۸	نجابت خانصاحب " "	۲۹۳	مولوی عبدالرحمٰن صاحب میمن سنگھ
۲۶۹	مسماۃ خدیجہ بیگم صاحبہ جموں	۲۹۴	" قمرالدین احمد خانصاحب "
۲۷۰	" سخی بیگم صاحبہ "	۲۹۵	محمد شفیع صاحب ضلع گورداسپور
۲۷۱	P. M. Mulla Mohamad لوئر برما	۲۹۶	احسان الحق صاحب " لائلپور
۲۷۲	معین الدین صاحب پشاور	۲۹۷	مسماۃ بی بی جنن جان مختار راولپنڈی
۲۷۳	میاں مہنگا صاحب ضلع گورداسپور	۲۹۸	" بیگم جان صاحبہ ضلع راولپنڈی
۲۷۴	" بابو صاحب " "	۲۹۹	غلام رسول صاحب " "
۲۷۵	" پال صاحب " "	۳۰۰	اہلیہ محمد ابراہیم صاحب جالندہر
۲۷۶	مسماۃ بڈھو صاحبہ " "	۳۰۱	مسماۃ ٹھنڈی صاحبہ دہلی
۲۷۷	" جیونی صاحبہ " "	۳۰۲	غلام محمد صاحب ضلع گورداسپور
۲۷۸	میاں ماڑو صاحب " "	۳۰۳	مسماۃ رابعہ بی بی صاحبہ "
۲۷۹	مسماۃ اچھری صاحبہ " "	۳۰۴	" بیگم بی بی صاحبہ "
۲۸۰	" بنتی صاحبہ " "	۳۰۵	" بھاگ بھری صاحبہ "
۲۸۱	سردارا صاحب " "	۳۰۶	" سردار بیگم صاحبہ "
۲۸۲	روڑی صاحبہ " "	۳۰۷	" زلیخا بیگم صاحبہ "
۲۸۳	اودھو صاحب " "	۳۰۸	" صابرہ بیگم صاحبہ "
۲۸۴	ناہماں صاحبہ " "	۳۰۹	" خدیجہ بیگم صاحبہ "
۲۸۵	سوانی صاحبہ " "		" گلاب بی بی صاحبہ "
۲۸۶	بھگتو صاحب " "		

افریقہ کی ہوائی ڈاک کا محصول

مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی نیروبی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہندوستان اور افریقہ کے انگریزی علاقہ جات کینیا۔ یوگنڈا ٹانگانیکا وغیرہ کے درمیان ہوائی ڈاک عام نرخ پر آتی جاتی ہے۔ یعنی ہندوستان سے صرف اڑھائی آنہ کے ٹکٹ ہوائی ڈاک کے خطوط پر لگانے چاہئیں۔ مرکزی دفاتر اور دیگر احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ افریقہ کے ہوائی ڈاک کے خطوط پر دس آنہ کے نہیں بلکہ اڑھائی آنہ کے ٹکٹ لگانے چاہئیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۱۴ محرم ۱۳۵۷ھ

مسلمانوں میں احرار کی روز افزوں فتنہ انگیزیاں

احرار نے جب جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ آرائی شروع کی۔ تو باوجود اس کے کہ انہوں نے بدگوئی۔ بدتہذیبی اور بدکرداری کو انتہا تک پہونچا دیا۔ عوام تو الگ رہے۔ بعض خاص حلقوں نے بھی ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اور کئی رنگ میں امداد دی۔ اور جو کسی نہ کسی وجہ سے کھلم کھلا ایسا نہ کر سکے۔ انہوں نے خاموشی اختیار کر کے اس فتنہ کو بڑھنے کا موقع دیا۔

اگرچہ ہم نے اسی وقت بتا دیا تھا۔ کہ عام مسلمان احرار کو بالواسطہ یا بلاواسطہ امداد دے کر اور انہیں شر انگیزی اور فتنہ پردازی میں زیادہ دلیر بنا کر جماعت احمدیہ کو اتنا نقصان نہیں پہونچا سکیں گے۔ جتنا خود اپنے آپ کو پہونچا لیں گے۔ مگر ہمارے اس انتباہ کی نہ صرف کوئی پروا نہ کی گئی۔ بلکہ یہ سمجھا گیا۔ کہ ہم اپنی جان چھڑانے کے لئے دوسروں کو احرار سے الجھانا چاہتے ہیں۔ ان حالات میں احرار کو خوب پاؤں پھیلانے کا موقعہ مل گیا۔ اور جب انہیں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں شکست فاش اٹھانا پڑی۔ اور خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ تو پھر انہیں اپنے لئے کوئی نیا میدان تلاش کرنا پڑا۔ اور اس میں انہوں نے اپنے پرائے کی تمیز بالکل اٹھا دی۔ حتےٰ کہ انہوں نے اپنے سابقہ طریق عمل کے بالکل برعکس راہ اختیار کرنے میں بھی ذرا جھجک محسوس نہ کی۔ اور اب ہر طرف سے ان کی شرارت اور فتنہ انگیزی کا شور سنائی دے رہا ہے۔

مسجد شہید گنج کے متعلق انہوں نے ۱۹۳۴ء میں جو رویہ اختیار کیا۔ اور جس قسم کے اعلانات کئے۔ وہ ابھی کسی کو بھولے نہیں۔ انہوں نے مسجد شہید گنج کے حصول کو ناممکن بتایا۔ اور اس کے لئے سول نافرمانی کو ہمالہ سے بڑی غلطی قرار دیا۔ اور اس کا نام لینے والوں کو قوم و ملت کا دشمن ٹھہرایا۔ مگر اب بغیر ذرہ بھر جھجک کے انہوں نے خود یہی طریق عمل اختیار کر رکھا ہے۔ یعنی مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے سول نافرمانی کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ جو صوبہ کے امن کو برباد کر دینے والے ہیں۔ اگرچہ پنجاب کی یونینسٹ حکومت کے لئے مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ تاہم وزیر اعظم نے اپنی ایک حال کی تقریر میں یہ کہہ کر ایسے لوگوں کے خلاف اظہار نفرت کیا ہے۔ کہ وہ یونینسٹ حکومت کو تو کوئی نقصان نہ پہونچا سکیں گے۔ البتہ خود تباہ ہو جائیں گے۔

پھر احرار نے چونکہ اس ادعا کے ساتھ سول نافرمانی شروع کی تھی۔ کہ یونینسٹ حکومت کے لئے مشکلات پیدا کریں۔ اس لئے غیر مسلموں نے ان کی خوب پیٹھ ٹھونکی۔ اور ہندو اخبارات نے ان کی تیاریوں اور گرفتاریوں کی خبریں بڑے طمطراق سے شائع کیں۔ لیکن اب حالات بگڑتے دیکھ کر وہ بھی مونہہ بسور رہے ہیں۔ اور اخبار "پرتاپ" نے تو احرار کی سول نافرمانی کی مخالفت بھی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ لکھا:۔

"کیا ان سے پوچھا نہیں جا سکتا۔ کہ اگر تین سال پیشتر سول نافرمانی ناجائز تھی تو آج کیونکر جائز ہو گئی۔ اگر تین سال پہلے سول نافرمانی سے شہید گنج مسلمانوں کو نہ مل سکتا تھا۔ تو آج کیسے مل جائے گا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ احرار کے اس خطرناک اقدام کا انجام کیا ہوگا۔ لیکن یہ تو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ کہ عنوانش بخون است۔ انجام بخیر نہیں ہو سکتا"۔

آج یہ کہا جا رہا ہے۔ لیکن آج سے تھوڑا عرصہ قبل جب احرار نے یہ کھیل شروع کیا۔ اس وقت ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔ اور انہیں ہر طرح امداد دی جاتی تھی۔ کیونکہ اس وقت توقع یہ تھی۔ کہ موجودہ حکومت کو الٹ کر رکھ دیں گے۔

اگرچہ احرار کے متعلق صحیح نتیجہ پر پہونچنے کے لئے یہی حالات کافی ہیں۔ لیکن ان کی امن شکن سرگرمیاں اور بھی کئی رنگ میں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ حال میں دہلی کی جامع مسجد میں احرار نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں شیعوں کے خلاف زہر اگلتے ہوئے اور مسلم لیگ کے خلاف عوام الناس کو بھڑکاتے ہوئے ایک مقرر نے کہا مسلم لیگ کا صدر مسٹر جناح شیعہ ہے۔ اور لیگ کا سرپرست راجہ محمود آباد بھی شیعہ ہے۔ اس پر کسی نے کہدیا شیعہ سنی کا جھگڑا اٹھانے کا یہ کونسا موقعہ ہے۔ آپ کی مجلس احرار کے ایک لیڈر مظہر علی بھی تو شیعہ ہیں۔ اس کا جواب لاتوں اور مکوں سے اسے دیا گیا۔ پھر لاٹھی چلنے لگی۔ اور خانۂ خدا میں نہایت شرمناک منظر پیش ہو گیا۔

اس واقعہ کا ذکر کرتا ہوا معزز معاصر "انقلاب" لکھتا ہے:۔

"مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ فتنہ مسلمانوں کی قومی زندگی کو برباد کر رہا ہے۔ اس کو جتنی جلدی مٹا دیا جائے ملت اسلامیہ کے لئے بہتر ہوگا۔ احرار نے مسلمانوں کی حیات عامہ کو اس قدر غلیظ بنا رکھا ہے۔ کہ ان کے جلسے نہایت بازاری۔ اور لفنگے افراد سے معمور ہوتے ہیں۔ اور اسی قسم کی حرکتیں ان سے سرزد ہوتی ہیں۔ جب تک مسلمان ان کو اپنے جلسوں سے نکال باہر نہ کریں گے۔ یہ برابر فتنہ انگیزی میں مصروف رہیں گے"۔

بات بالکل درست ہے۔ لیکن کاش اگر وقت پیش کی جاتی۔ جب احرار اپنے بلوں سے سر نکال رہے تھے۔ اور مسلمانوں کو ڈسنے کے لئے انہی سے طاقت حاصل کر رہے تھے۔ پھر کاش مسلمان اب بھی یہ بات گوش ہوش سے سنیں۔ اور دیکھیں۔ کہ فتنہ انگیزی کی خاطر احرار کے لئے رنگ بدلنا کتنا آسان ہے۔ دہلی میں احرار نے شیعوں کے خلاف منافرت پیدا کی۔ اور قصور میں مجلس احرار کے سکرٹری نے شیعوں کے دلدل کے جلوس کی بذات خود مزاحمت کی۔ جسے گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن قادیان میں مقیم احراری نمائندہ اور نام نہاد مجلس احرار کے امیر ملا عنایت اللہ کی موجودگی میں اس کے ساتھیوں نے محرم کی رسوم ادا کرنے میں پوری پوری سرگرمی دکھائی۔ اور معمولی سے تعزیہ کا جلوس بھی انہی لوگوں نے نکالا۔ جن کو احرار کہا جاتا ہے۔ اور ملا عنایت اللہ جن کا امیر بنا پھرتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ کس قدر بے اصول ہیں۔ وہی رسوم جو قصور میں ان کے لئے ناقابل برداشت تھیں۔ اور جن کی وجہ سے مجلس احرار کے سکرٹری کو گرفتار ہونا پڑا۔ وہ قادیان میں احرار کے لئے بالکل جائز اور روا ہو گئیں۔ کیونکہ ان کے ادا کرنے والے جماعت احمدیہ کے مخالف تھے۔ جن لوگوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت یہ ہو۔ اور جن کی فتنہ انگیزیاں اس قدر واضح ہو چکی ہوں۔ ان کی طرف سے مسلمانوں کا محتاط رہنا ...

مجلس انصارِ خلافت کے زیرِ اہتمام جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ

خلافتِ ثانیہ کی حقانیت کے متعلق مؤثر تقریریں

قادیان ۱۵ مارچ پرسوں ۸ بجے شب مجلس انصار خلافت کے زیر اہتمام مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مقامی احباب بکثرت شریک ہوئے ؛

ابو العطاء صاحب جالندھری کی تقریر

تلاوت و نظم کے بعد مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا آج سے ۲۴ سال قبل جماعت احمدیہ کو ایک غیر معمولی حادثہ پیش آیا یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب وفات پا گئے۔ تو جماعت کے بعض بڑے بڑے لوگوں نے کہا کہ خلیفہ کی کیا ضرورت ہے۔ خلیفہ بنانا انسانوں کا کام ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے وقت میں جبکہ وہ لوگ بظاہر کامیاب نظر آتے تھے۔ مومنین کے دلوں میں القا کیا۔ اور جماعت کے بیشتر حصہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنا قائد اور امام تسلیم کر لیا۔ دشمنوں نے کہا کہ یہ انتخاب غلط ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس عرصہ میں اپنی نصرت اور تائیدات سے ثابت کر دیا کہ وہ خدائی انتخاب تھا ؛

وہ زمانہ چونکہ مصائب کا تھا ایسے نازک وقت میں اللہ تعالےٰ نے جو مدد فرمائی۔ اس کے لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ وہ لوگ جو بعد میں آئے۔ اور جن سے یہ واقعات پردہ اخفا میں ہیں۔ وہ ان بزرگوں سے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ان واقعات کو دیکھا حالات سنیں اور اپنے عقیدت کے جذبات میں اضافہ کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ خلافت ڈے منانے کو پسند نہیں فرماتے۔ البتہ حضور نے خلافت کی اہمیت کے متعلق تقریریں کرنے کی اجازت دی ہے سو آج ہم اس نشان کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر آج سے ۲۴ برس قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات میں ظاہر فرمایا۔ صحابہ کرام کا یہ طریق تھا کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملتے تو کہتے آؤ ہم اپنا ایمان بڑھائیں اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق باتیں کرتے۔ سو ہم بھی اسی طریقہ پر اپنے ایمانوں میں ترقی کرنے کے لئے ان واقعات کو سننا چاہتے ہیں۔ جو بعض بزرگان کرام اور احباب بیان کریں گے ؛

مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر کی تقریر

اس کے بعد مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر نے "خلافت ثانیہ میں تبلیغ اسلام بذریعہ مبلغین" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا ایک وہ زمانہ تھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور آپ نے انقلابِ عظیم پیدا کر دیا۔ آپ کے بعد خلفاء کے ذریعہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ترقی دی۔ اور وہ پیشگوئیاں جو پہلے الفاظ میں تھیں۔ صحابہ نے انہیں واقعات کے رنگ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آئے۔ تو آپ نے بھی ایک انقلاب پیدا کیا۔ آپ کے بعد خدا تعالےٰ نے سلسلہ خلفاء چلایا۔ اور وہ پیشگوئیاں جو پہلے الفاظ میں تھیں آج خلافت ثانیہ میں ہم اپنی آنکھوں سے واقعات کی شکل میں دیکھ رہے ہیں ؛

آجکل حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دلدوز واقعات تعزیہ۔ ماتم اور مرثیوں کی صورت میں ظاہر کئے جا رہے ہیں۔ حضرت امام حسین کو شہید کرنیوالے اور علی اصغر پر تیر چلانے والے اپنے آپکو مسلمان ہی کہتے تھے۔ بعینہٖ اسی طرح آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر پر ظالمانہ تیر چلانے والے اپنے آپکو احمدی کہتے ہیں۔ واقعات وہی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ فرات کے کنارے ظہور پذیر ہوئے اور یہ راوی کے کنارے ظاہر ہو رہے ہیں۔ غیر مبایعین وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ نظمیں جن میں حضور نے اپنی اولاد کے لئے بہت سی دعائیں کیں ہیں پڑھتے ہیں اور اپنے آپکو احمدی کہتے ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لختِ جگر پر تیر مارتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کوئی بتائے یہ کونسی احمدیت ہے ؛

اس کے بعد آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ خلافت میں اشاعت احمدیت کے سلسلہ میں بیرون ہند کے مشنوں کا ذکر کیا۔ اور فرمایا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے احمدیت کو چاردانگ عالم میں پھیلا دیا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضور کی توجہات عالیہ کا نتیجہ ہے کہ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں اور بعید مشکلات کے پیش آنے کے باوجود خدا تعالےٰ عظیم الشان کامیابیاں عطا کر رہا ہے ؛

خلیل احمد صاحب ناصر کی تقریر

نیر صاحب کے بعد خلیل احمد صاحب ناصر بی اے مجاہد تحریک جدید نے "مصلح موعود" کی پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے اس کا مصداق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ثابت کیا ؛

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی تقریر

بعد ازاں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ نظم جو کہ بچوں کی آمین ہے اور جس میں آپ نے اپنی اولاد کے لئے دعا کی ہے۔ میرے نزدیک جیسا کہ ہر نبی کی ایک دعا اللہ تعالےٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔ اسی طرح یہ دعا آپکی اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی ہے جب غیر مبایعین خلافت ثانیہ سے الگ ہوئے تو ان کے پیغام ہی ہفتہ کے تازہ اعتراض جو اسی وقت میں نے لکھ لئے تھے یہ تھے کہ (۱) خلافت کوئی چیز نہیں صرف حکومت کا نام ہے (۲) خلافت صرف خلیفہ اول تک تھی۔ ان کے بعد کوئی ضرورت نہیں (۳) یہ گدی بن گئی ہے کیونکہ بیٹا درمیان میں آ گیا ہے (۴) میاں صاحب کی عمر کم ہے (۵) الوصیت میں خلافت کا کہیں ذکر نہیں (۶) انجمن کا فیصلہ قطعی ہے (۷) خلیفہ کے انتخاب میں مشورہ نہیں کیا گیا۔ (۸) انصار اللہ کی سازش سے خلیفہ کا انتخاب ہوا ہے۔ (۹) لنگر کے ٹکڑے کھانے والوں نے ان کو خلیفہ بنا لیا اور بیعت کر لی ہے۔ (۱۰) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد خلفاء کا سلسلہ نہ تھا اس لئے مسیح موعود کے بعد بھی خلفاء کا سلسلہ نہیں ہونا چاہیئے (۱۱) انجمن کو اپنے ماتحت لاتے ہیں (۱۲) جماعت کی کثرت ہماری طرف ہے۔ یہ ان کے اعتراضات تھے۔ ان میں نبوت مسیح موعود کا کوئی ذکر نہیں۔ لیکن جب آہستہ آہستہ ان کی یہ باتیں غلط اور بے اثر ہوئیں۔ تو انہوں نے نبوت اور مسئلہ کفر و اسلام اور دیگر باتیں بڑھا لیں۔

اس موقعہ پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے خیالات بھی بیان کروں جنہوں نے خلافت ثانیہ کی بیعت کی وہ کہتے تھے قرآن ہمارے ساتھ ہے حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہماری تائید میں ہیں صحابہ کا تعامل ہمارے ساتھ ہے اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ قادیان کے اصحاب الصفہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے رفقاء اور مخلصین ہمارے ساتھ ہیں

اللہ تعالےٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے انجمن کی کثرت رائے ہمارے ساتھ ہے۔ معززین جماعت ہمارے ساتھ ہیں۔ مقبرہ بہشتی ہمارے پاس ہے مرکز ہمارے ہاتھ میں ہے۔ شعائر اللہ خلیفۃ المسیح کے قبضہ میں ہیں۔ ذاتی طور پر عزت تقوےٰ۔ تقریر اور تحریر کا زور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ میں نظر آرہا ہے۔ اس لئے ہم نے بیعت کی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ یہ سب باتیں ۱۹۱۴ء کی تھیں۔ اب ایک دو باتیں ۱۹۳۷ء کی بھی سُن لو۔ ۱۹۳۷ء کے مخالفین کہتے ہیں۔ پہلے خلیفہ کے علاوہ دُوسرے خلفاء معزول ہوسکتے ہیں۔ مگر اس کی تردید خود آیت استخلاف وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کرتی ہے۔ کیونکہ منکم کی ضمیر جمع کی ہے کہ خلفاء بہت سے خدائی انتخاب کے ماتحت ہوں گے۔ اور انہیں کوئی معزول نہیں کرسکے گا۔ مخالفین کی طرف سے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے یہ اقوال کہ جب ہم ٹیڑھے ہوں۔ تو ہم کو سیدھا کردینا پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ان سے خلفاء کا عزل ثابت کیا جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہی بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی تھی۔ اور اس سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے ولا یعصینک فی معروف تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ کسی وقت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نعوذ باللہ بدی کا حکم بھی دے سکتے ہیں۔ اگر ان کی دلیل کو مانا جائے۔ تو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عزل بھی نعوذ باللہ ہوسکتا ہے۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی خارجی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام سامری تھا۔ وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو معزول کرکے خود بنی اسرائیل پر حاکم بننا چاہتا تھا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر چالیس دن کے لئے گئے۔ تو بعد میں حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا قائم مقام بنا گئے۔ سامری نے اس موقعہ کو غنیمت جانا۔ اور بنی اسرائیل کو پھسلا کر ان سے تمام زیورات لے گیا۔ اور اس سے بچھڑے کی شکل کی ایک چیز بنائی۔ جس میں ایک ایسا پرزہ لگایا۔ کہ اس میں سے آواز نکلتی تھی۔ سامری نے کہا۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے غلطی ہوئی ہے۔ کہ طور پر گئے ہیں۔ خدا نے تو اس بچھڑے میں حلول کیا ہے۔ لوگ اس کے داؤ میں آگئے۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنی طرف سے معزول کردیا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس واقعہ سے اطلاع دی۔ آپ واپس آئے تو سامری کو بُلا کر کہا۔ یہ تو نے کیا کیا۔ سامری نے کہا بصرت بما لم یبصروا بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتھا وکذالک سولت لی نفسی۔ کہ میں نے وُہ کام کیا۔ جو دوسروں کو نہ سُوجھا۔ یہ کام جو تم کر رہے ہو۔ یہ دوکانداری اور ٹھگی ہے۔ میں نے چاہا۔ کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ میں نے یہ کیا۔ جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا فاذھب فان لک فی الحیٰوۃ ان تقول لا مساس۔ جاؤ۔ تم سے بول چال بند۔

اسی طرح آج کل شیخ مصری صاحب نے ڈھونگ رچایا۔ تو ان کا مقاطعہ کیا گیا۔ اور یہ نہایت ضروری ہے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی تقریر

اس کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے "خلافت ثانیہ کے اہم واقعات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ کہ وہ حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ چنانچہ حُسن کے لحاظ سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شکل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتی ہے۔ اور احسان کے لحاظ سے مشابہت میں کئی واقعات بیان فرمائے۔ بعد ازاں آپ نے شیخ مصری کے اس سوال کے جواب میں کہ ئیں یا دُوسرے ارکان صدر انجمن احمدیہ محض ذاتی اغراض کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہیں۔ حلفیہ بیان دیا۔ اور کہا۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالےٰ کو دیکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کو دیکھا۔ اس لئے ہم نے اپنا سر تسلیم خم کردیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم اپنا سب کچھ احمدیت کے لئے قربان کردینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اس تقریر پر جلسہ ½ ۱۱ بجے رات ختم ہوا۔

لڑکیوں کا ترکہ سے حصّہ

شریعت اسلامیہ میں جہاں لڑکے کا حصّہ ترکہ میں مقرر کیا گیا ہے۔ وہاں لڑکی کے لئے بھی حصہ مقرر ہے۔ اور اُسے محروم الارث نہیں رہنے دیا گیا۔ مگر یہ امر قابلِ افسوس ہے۔ کہ پنجاب میں عملاً لڑکیوں کو بالکل محروم رکھا جاتا ہے۔ اور ایسے مسلمانوں کی مثال شاذ کے طور پر ملتی ہے۔ کہ جو لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کا حصہ بھی ترکہ سے نکالتے ہیں۔

سلسلۂ احمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے۔ کہ شریعت اسلامیہ کو دُنیا میں قائم کیا جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مشہور الہام ہے کہ "یحی الدین ویقیم الشریعۃ" یعنی مسیح موعود دین کو زندہ کرے گا۔ اور شریعت کو قائم کرے گا۔ لہٰذا احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ وُہ خدا کے اس فریضہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور جن جماعتوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لڑکیوں کو ترکہ سے حصہ دینے کے متعلق عملی طور پر کارروائی شروع کردی ہے۔ وُہ رپورٹ فرمائیں۔ یہ امر نظارت ھذا کے علم میں ہے۔ کہ جماعت کے ایک حصہ کی توجہ اس فریضہ کی طرف ہے۔ اور وُہ شرعی تقسیم کے مطابق لڑکی کا حصّہ نکالتے ہیں۔ مگر اس تحریک کا منشاء یہ ہے۔ کہ احمدی احباب میں سے ایک بھی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو اس فریضہ سے غفلت برتے۔ امید ہے۔ تمام جماعتیں خاص توجہ سے اس بارہ میں کارروائی کریں گی۔ اور رپورٹ بھجوائیں گی۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

ایک عالم کی خدمات سے فائدہ اُٹھانے کا عُمدہ موقعہ

حافظ محمد رمضان صاحب جو قادیان میں رہتے ہیں۔ انہوں نے امسال جامعہ احمدیہ سے مبلغین کلاس کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ پنجاب یونی ورسٹی کا امتحان مولوی فاضل بھی پاس کرچکے ہیں۔ تقریر اچھی کرسکتے ہیں۔ قراءۃ بھی اچھی ہے نابینا ہونے کے باوجود ایک چست اور ہوشیار آدمی ہیں۔ اور دیندار اور مخلص ہیں اگر کوئی جماعت ان کو اپنے کام پر لگائے۔ تو حافظ صاحب کے لئے بھی معاش کی صورت پیدا ہوجائے گی۔ اور جماعت کو تعلیم و تدریس کا انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ پس جو جماعت یا صاحب اس غرض کے لئے آمادہ ہوں۔ وُہ نظارت ھذا کو مطلع فرمائیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ گزارہ وغیرہ کی کیا صورت تجویز کرتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ہجری سال کا پہلا دن

اسلامی تاریخ کا آغاز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت یا وفات کے دن سے نہیں ہوا بلکہ واقعہ ہجرت سے اسلامی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ اس میں یہی راز ہے کہ اسلام اس خدا کا مذہب ہے۔ جو ہمیشہ زندہ ہے۔ اس کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی نے اس کو بھیجا۔ اور اسی نے مشکل ترین ایام اور نازک ترین ساعات میں اس کی حفاظت کی۔ اس کے پھیلنے کے سامان پیدا کئے اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔ جب دشمنوں نے کہا کہ ہم اسلام کو مٹا کر چھوڑیں گے۔ جب بظاہر اس کے نابود ہونے کی گھڑی آن پہونچی تھی۔ درحقیقت وہی وقت اس کے راسخ ہونے اور پھیلنے کا تھا۔ اور اسی گھڑی سے اس کی اشاعت اور انتشار کے سامان منصۂ ظہور میں آنے شروع ہو گئے تھے۔

ایک ہزار تین سو چھپن برس گزرے کہ نبیوں کا سرتاج تمام شہنشاہوں کا شہنشاہ۔ ساری کائنات کے معرض وجود میں آنے کی علت غائی یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ سے نکالا گیا۔ رات کی تاریکیوں میں خون آشام شمشیریں لئے ہوئے قریشی نوجوانوں کے درمیان سے فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکل کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کیونکہ مکہ کے بسنے والوں نے اس آفتاب حقیقت کو نہ پہچانا جب وہ توحید کے نغموں کو دبا نہ سکے جب ان کے مظالم ان کی اذیتیں۔ قید وبند کی تکالیف عشاق رحمٰن کو شمع حق کے گرد جمع ہونے سے روک نہ سکیں۔ تو انہوں نے چاہا۔ کہ اس مقدس خون سے ارض حرم کو لالہ زار بنائیں۔ اور خدا کی سب سے بڑی امانت کے حامل کو تہ تیغ کردیں۔ مگر یہ نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہوا۔ تب خدا نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا۔ کہ تو مدینہ کو دیجسے ان دنوں یثرب کہتے تھے دارالہجرة بنا۔ چنانچہ آپ ایک جانثار صدیق اعظم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکہ سے چل پڑے ؛

مکہ آپ کا مولد تھا۔ آپ کا وطن تھا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کا آباد کردہ شہر تھا۔ اس میں کعبہ یعنی بیت اللہ تھا۔ جسے خدا نے آپ کے ذریعہ ساری قوموں کے لئے قبلہ بنانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ وہاں سے آپ کا اس طرح بے سروسامان نکلنا دشمنوں کی نظر میں ان کی کامیابی تھی۔ ہمارا آقا ان حالات کا تصور کرکے افسردہ دل تھا۔ آپ نے مکہ کے آباد شہر پر نگاہ ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اے مکہ تو مجھے دنیا کے سارے شہروں سے عزیز ہے۔ مگر تیرے باشندے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے" اسی گھڑی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اعلان فرمایا۔ قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ اے لوگو تمہارا مجھے بے پناہ مظالم کا تختۂ مشق بنا کر نکلنے پر مجبور کرنا تمہارے بطلان کی روشن دلیل ہے۔ تم دلائل سے عاجز آکر سیف وسنان سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو مٹانا چاہتے ہو۔ پس تم خود گواہ ہو۔ کہ میں حق کا حامل اور مظلوم ہوں اور تم باطل پرست اور ظالم ہو۔ آپ اس ہجرت کی ساعت کا تصور کریں۔ اور آج دنیا پر نظر کرکے اس مظلوم مہاجر اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوؤں کی وسعت کو دیکھیں۔ تو آپ کو اس الٰہی نوشتہ کے لفظاً لفظاً پورا ہونے کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ نہیں بلکہ ہجرت کے چند سال بعد کے واقعات ہی اس کے کلمۂ ربانی ہونے پر برہان ساطع ہیں۔

ہجرت کا واقعہ اپنے اندر بہت سے سبق رکھتا ہے۔ اس کے بعد ظہور پذیر ہونے والے شاندار کارنامے اسکی اہمیت کو نمایاں کرتے ہیں۔ در اصل ہجرت اسلام کی ترقی کا بہترین ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔ ہجرت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ مگر مہینوں کے شمار کی سہولت کے لئے ماہ محرم سے سن ہجری کی ابتداء قرار دی گئی۔ متواتر تیرہ برس تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مظالم برداشت کرتے رہے۔ آپ کے ساتھی مصائب کا تختۂ مشق بنتے رہے۔ اس لمبی مدت کے بعد ہجرت کی اجازت ملی۔ لیکن یہ ہجرت خدا کے نام پر ترک وطن اس کے دین کی خاطر اعزہ واقارب کی جدائی کامیابی اور ترقی کی کلید تھی۔ اس ترقی کو دیکھ کر دشمن انگشت بدنداں تھے۔ ان کی آنکھیں خیرہ تھیں۔ وہ مسلح ہو کر مدینہ والوں پر حملہ آور ہونے کے لئے نکلے۔ جنگوں کے بعد جنگیں ہوئیں۔ آخر وہ دن آ پہونچا۔ کہ خدا کا برگزیدہ رسول فاتحانہ شان میں مکہ معظمہ میں داخل ہوا۔ گویا ہجرت شان جمالی اور شان جلالی کے ظہور میں حد فاصل ہے۔ آج وہی صنادید عرب آپ کے سامنے سرنگوں تھے۔ جو کل آپکو مکہ معظمہ سے نکالنے والے تھے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد لا تثریب علیکم الیوم سے بھر عفو الٰہی کا نمونہ پیش فرمایا انہیں آزاد کر دیا۔ وہ سب حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ ہجرت کے واقعہ میں اس بات کیطرف اشارہ تھا۔ کہ اسلام کی ترقی انہی لوگوں کے ذریعہ ہوگی جو دین کی خاطر ترک وطن کریں گے۔ جو خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے دور دراز ممالک میں جائینگے۔ اور اس میں یہ بھی رمز تھی۔ کہ اشاعت اسلام کا دور ارض بعثت اولیٰ کے علاوہ کسی دوسری سرزمین سے شروع ہوگا۔ جب اسلام غریب الوطن ہوگا۔ تو خدا تعالےٰ ایک غریب الوطن فارسی الاصل کو ہندوستان میں اشاعت دین کے لئے بطور مرکز منتخب فرمائیگا۔ اس کی جماعت باوجود قلت تعداد وکمی سامان اکناف عالم میں دین حق کو پہونچانے کے لئے نکل کھڑی ہوگی۔ یہ نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ؛

ہجرت کا واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کو پورے طور پر ظاہر کرنے والا ہے۔ اس کو یاد رکھنا ہمارا فرض ہے۔ اس کی تقلید کرنا ہماری ترقی کا واحد ذریعہ ہے۔ مگر افسوس کہ بہت سے لوگوں کو سن ہجری یاد نہیں ہوتا۔ قمری مہینوں کے نام تک معلوم نہیں ہوتے۔ تاریخ معلوم کرنے کے لئے جنتری یا اخبارات دیکھنے پڑتے ہیں۔ یہ بات درحقیقت دین اسلام کے لوازم کی اہمیت کو نظر انداز کر دینے کے مترادف ہے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ آئندہ کے لئے کم از کم احمدی دوست اپنی یادداشتوں میں ہجری تاریخ کا ضرور ذکر کیا کریں۔ بلاشبہ شمسی حساب بھی قرآن مجید کے مطابق ہے۔ مگر اسلام کے بہت سے اہم حصے قمری حساب سے وابستہ ہیں۔ اس لئے اس کو ہمیشہ یاد رکھنا ضروری ہے۔ منہاج نبوت پر عمل پیرا جماعت کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کیطرح ہجری تاریخ کی ترویج کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔

آج چودھویں صدی کے ۵۵ برس ختم ہو گئے۔ غیر احمدی احباب کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس صدی کا مجدد کہاں اور کون ہے۔ خدا کے رسول کا کلام برحق ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے موعود مجدد صدی کے سر پر آنا چاہیئے تھا جو لوگ ابھی تک خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو قبول نہیں کرتے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس نئے سال کے آغاز پر مزید غور فرمائیں۔ کہ کیا خدا کا وعدہ غلط تھا۔ اس کے رسول کا کلام غیر صحیح ثابت ہوا۔ ہرگز نہیں بلکہ سچ یہی ہے۔ کہ خدا کا فرستادہ عین وقت پر ظاہر ہوا مگر افسوس ان پر جنہوں نے اسے قبول نہ کیا۔ سالوں کے بعد سال گذرتے جائیں گے مگر ان کے لئے مایوسی اور نا امیدی کے سوا کچھ نہیں۔ اب بھی بہتر یہی ہے۔ کہ وہ خدا کے موعود کے دامن سے وابستہ ہو کر خدمت دین میں لگ جائیں ؛

چاہیئے کہ ہم گزشتہ سال پر نگاہ ڈالکر اپنے اعمال کا جائزہ لیں۔ اور آئندہ آنے والے سال کے لئے پروگرام مرتب کریں۔ تاکہ ہر آنے والے سال کا پہلا دن ہمارے لئے عید کا دن ہو۔ لوگ رسمی طور پر نوروز کو عید مناتے ہیں۔ مگر راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کی یہ حقیقی عید ہوتی ہے۔ دن گذر جاتے ہیں۔ سال ختم ہو جاتے ہیں۔ زندہ قومیں اور بیدار مغز افراد اپنے وقت کی قیمت سمجھتے ہیں۔ اور زندگی کے اصل مقصد کے حصول کے لئے اسے خرچ کرتے ہیں۔ خاکسار ابو العطا جالندھری

نماز جمعہ کے متعلق چند ضروری مسائل

جمعہ کے دن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عید کا دن قرار دیا ہے۔ اور اس کی نماز کی خاص فضیلت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ اِنَّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لایوافقھا عبدٌ مسلمٌ وھو قائمٌ یصلّی یسأل اللّٰہ تعالیٰ شیئًا الّا اعطاہ ایاہ (بخاری) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر فرمایا۔ اور کہا اس میں ایک ایسی گھڑی ہے۔ کہ جب اسے کوئی مسلم شخص نماز کی حالت میں حاصل کرلے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آداب بیان فرمائے ہیں۔ جنہیں ملحوظ رکھنا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ مثلاً جسمانی صفائی خوشبو لگانا۔ کپڑے صاف پہننا وغیرہ۔

ان کے علاوہ بعض باتیں ایسی ہیں جو مسجد اور جمعہ کی نماز کے آداب کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ہدایات فرمائی ہیں۔ اگر ان کو نظر انداز کردیا جائے اور پرواہ نہ کی جائے۔ تو جہاں پر دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں پر نماز جمعہ کے ثواب سے بھی انسان محروم ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض باتوں کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ جب انسان جمعہ کے لئے مسجد میں آئے۔ تو وہ جہاں اس کو سہولت اور آسانی سے جگہ ملے۔ وہاں بیٹھ جائے۔ پہلے آنے والے لوگوں پر سے پھاند کر خواہ مخواہ آگے جانے کی کوشش نہ کرے۔ اگر آگے جگہ ہو۔ اور اسے اس کا علم ہو تو وہاں جاسکتا ہے۔ مگر بغیر جگہ ہونے کے اس امید پر کہ جب آگے پہنچ جائیں گے۔ جگہ بن ہی جائیگی۔ دوسرے لوگوں پر سے پھاندتے ہوئے جانا بہت ہی معیوب بات ہے۔ اور حدیث شریف میں اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تخطّٰی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرًا الٰی جھنّم (مشکوٰۃ) کہ جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھاند کر جاتا ہے۔ تو اس نے جہنم کا راستہ اختیار کیا۔ ایسا ہی فرمایا۔ کہ جب ایک انسان نماز جمعہ کے لئے جاتا ہے فلا یفرق بین اثنین ثم یصلّی ما کتب لہٗ ثم ینصت اذا تکلم الامام غفرلہ مابینہ وبین الجمعۃ (مشکوٰۃ باب الجمعہ) اور وہ مسجد میں جاکر دو آدمیوں کے درمیان گھس کر انہیں علیحدہ نہیں کرتا۔ اور سنتیں ادا کرتا ہے۔ پھر خاموشی سے امام کے خطبہ کو سنتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بخش دیتا ہے۔

بسا اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک آدمی بعد میں آتا ہے۔ اور دو آدمیوں کے درمیان کھڑے ہوکر نماز شروع کردیتا ہے۔ کہ اس طرح جگہ بن جائیگی یا دو آدمیوں کے درمیان کھڑے ہوکر کہدیا کہ ذرا سنتیں ادا کرلینے دو۔ یہ تمام طریق جب جگہ نہ ہو تو ناپسندیدہ ہیں۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب ایک انسان نماز کے لئے مسجد میں داخل ہو جائے اور اطمینان کے ساتھ ایک جگہ پر بیٹھ جائے۔ تو سنتیں اور نوافل ادا کرلینے کے بعد اِدھر اُدھر کی باتوں میں مشغول نہ ہو۔ بلکہ ذکر الٰہی میں لگ جائے اور تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھے یہ طریق اس کے ثواب کو بہت بڑھانے والا۔ اور اس کے درجات کو زیادہ کرنے والا ہوگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یأتی علی الناس زمانٌ یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم فلیس للّٰہ فیھم حاجۃٌ (شعب الایمان) کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئیگا جب مسجد میں ان کی باتیں دنیاوی امور کے متعلق ہوں گی۔ تم ایسے لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ اور تعلق نہیں۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب انسان مسجد میں نماز کے لئے جائے تو اِدھر اُدھر کی باتیں کرکے شور نہ بپا کرے۔ بلکہ خاموشی کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔ اور اس طرح پر ثواب حاصل کرے

۳۔ تیسری بات یہ ہے۔ کہ جس وقت امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اس وقت بولنا یا اِدھر اُدھر بے فائدہ حرکت کرنا ممنوع ہے۔ خطبہ کو نہایت خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔ اور وہ لوگ جو دور ہوں۔ انہیں بھی خاموشی سے بیٹھے رہنا چاہیئے۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے خطبہ کے سننے میں خلل یا حرج واقع ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بہت تاکید بیان کی ہے اور فرمایا ہے۔ اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت (بخاری) کہ جب امام خطبہ کررہا ہو۔ اس وقت اگر ایک آدمی دوسرے کو خاموش کرانے کے لئے یہ کہے کہ چپ کرو۔ تو یہ بھی ایک لغو امر ہے۔ ایسے وقت میں اشارہ کرکے خاموش کرانا چاہیئے۔ بولنا بالکل ممنوع ہے۔

پس خواہ پہلا خطبہ ہو یا دوسرا کامل خاموشی اور سکوت کے ساتھ بیٹھکر سننا چاہیئے۔ اور کسی قسم کی کوئی ایسی حرکت نہ کرنی چاہیئے۔ جو اس میں خلل انداز ہو۔ بعض لوگ دوسرے خطبہ کے وقت اُٹھکر اِدھر اُدھر جگہ کی تلاش میں لگ جاتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف ہے۔

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ ان امور کی طرف توجہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی

یوم التبلیغ کو کن جماعتوں نے اپنا فرض ادا کیا

مندرجہ ذیل مقامات سے یوم التبلیغ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ۶ ؍ مارچ کو جماعت ہائے احمدیہ نے سرگرمی سے غیر مسلم احباب میں اسلام کی تبلیغ کی اور گذشتہ سالوں کی نسبت امسال غیر مسلموں نے احمدی مبلغین کی باتوں کو غور سے سنا اس سے ظاہر ہے کہ غیر مسلموں میں اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا جذبہ ترقی کررہا ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ تبلیغ کا فرض ادا کرنے والوں میں سستی پیدا ہورہی ہے۔ کیونکہ گذشتہ سالوں کی نسبت اب کے بہت کم رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

۱۔ راولپنڈی ۲۔ ڈھرانجھا ۳۔ لدھیانہ ۴۔ انبالہ چھاؤنی ۵۔ انبالہ شہر ۶۔ پاک پٹن ۷۔ گنج مغلپورہ (لاہور) ۸۔ شاہجہان پور ۹۔ لجنہ اماء اللہ سرگودھا ۱۰۔ لاہور ۱۱۔ نئی دہلی ۱۲۔ شملہ ۱۳۔ ڈھاکہ ۱۴۔ گوجرانوالہ ۱۵۔ فیروزپور چھاؤنی ۱۶۔ ڈنگہ ضلع گجرات ۱۷۔ محمود آباد فارم (سندھ) ۱۸۔ منڈی مریدکے ۱۹۔ لائلپور ۲۰۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ۲۱۔ احمدی پور ضلع جہلم ۲۲۔ جالندھر چھاؤنی ۲۳۔ عارف والا ضلع منٹگمری ۲۴۔ میرپور ۲۵۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا ۲۶۔ فیروزپور شہر ۲۷۔ کالا گوجراں ضلع جہلم ۲۸۔ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ۲۹۔ جاگوال ضلع گورداسپور ۳۰۔ کریام ضلع جالندھر ۳۱۔ سری نگر (کشمیر) ۳۲۔ پھمبیاں ضلع ہوشیارپور ۳۳۔ گٹھالیاں ۳۴۔ کوٹلی ہرنرائن ضلع سیالکوٹ ۳۵۔ بیگوسرائے ضلع مونگھیر ۳۶۔ لجنہ اماء اللہ لائلپور

یکم مئی ۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۴۱ء تک کیلئے

جدید عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق اعلان و ضروری ہدایات

مقامی انجمنوں کے موجودہ عہدیداروں کی میعاد ۳۰ اپریل ۳۸ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اور اب جدید انتخاب ہونے چاہئیں۔ یہ جدید انتخابات آئندہ تین سال کے لئے یعنی یکم مئی ۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۴۱ء کے لئے ہونگے۔ جن کی فہرستیں ۱۵ اپریل ۳۸ء تک نظارت علیا میں بغرض منظوری پہنچ جانی چاہئیں۔ انتخابات کے متعلق مندرجہ ذیل ضروری شرائط تجویز کی گئی ہیں۔ جن کو ملحوظ رکھا جائے۔

(۱) صرف مندرجہ ذیل عہدیداران کی فہرست بغرض منظوری نظارت ہذا میں آنی چاہیئے۔ امیر جماعت۔ نائب امیر پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ سکرٹری تبلیغ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ سکرٹری امور عامہ۔ سکرٹری امور خارجہ۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی۔ سکرٹری مال۔ سکرٹری تالیف و تصنیف۔ سیکرٹری ضیافت۔ آڈیٹر۔ محاسب۔ امین۔

(۲) اگر کسی جگہ نائب امیر یا وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ بالا عہدیداروں کے نائبوں کی ضرورت ہو۔ تو ان کی منظوری مقامی انجمن خود دے سکتی ہے۔

(۳) محصلوں کے لئے مقامی انجمن کی منظوری کافی ہے۔ البتہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاعی رپورٹ آنی چاہیئے۔ تاکہ اگر کوئی نامناسب تقرر ہو۔ تو اس کی اصلاح کی جاسکے اور مقامی قاضیوں اور امام الصلوٰۃ کی منظوری متعلقہ مرکزی دفاتر سے حاصل کی جائے۔ یعنی مقامی قاضیوں کی منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بواسطہ نظارت امور عامہ اور امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت تعلیم و تربیت سے۔ امام الصلوٰۃ کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے۔ پس اگر وہ خود امام بنیں۔ تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ خود امام نہ بنیں تو مستقل انتظام کے لئے نظارت تعلیم و تربیت کی منظوری حاصل کی جائے اور عارضی انتظام کے لئے خود امیر یا پریذیڈنٹ فیصلہ کر سکتے ہیں

(۴) پریذیڈنٹ صرف ایسی جماعتوں میں منتخب کئے جائیں جہاں امراء مقرر نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر جنرل سکرٹری کے بغیر کام چل سکتا ہو تو جنرل سکرٹری منتخب نہ کیا جائے کیونکہ اس کا دوسرے سکرٹریوں کے ہوتے ہوئے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ البتہ بڑی جماعتوں میں ضرورت ہو تو ہرج نہیں۔

(۵) امراء کی منظوری چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور حضور کی منظوری حاصل کرنے کے لئے ناظر اعلیٰ کی رائے بھی حضور کی خدمت میں ساتھ ہی پیش ہوتی ہے اس لئے امراء کے متعلق بھی جملہ درخواستیں دفتر ناظر اعلیٰ میں آنی چاہئیں۔ مگر یہ درخواستیں باقی عہدیداروں کی فہرست سے بالکل جدا کاغذ پر لکھی جائیں۔

(۶) امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر ملحوظ رکھے جائیں

(الف) ایک ہی نام تجویز کرنے کی بجائے حتی الوسع دو تین دوستوں کا نام منتخب کیا جائے۔

ب :۔ ہر ایک نام کے حاصل کردہ ووٹ فہرست میں بالتفصیل درج کئے جائیں۔

ج :۔ ہر ایک کا سن مع بیعت۔ دینی قابلیت۔ عمر۔ اور پیشہ درج کیا جائے

د :۔ جماعت کے کل افراد کی تعداد بتفصیل ذیل درج کی جائے۔

بالغ مرد ۱۸ سال سے اوپر۔ بچے ۱۸ سال سے کم۔ اور مستورات

(۷) اگر کوئی جماعت بالاتفاق کسی ایک ہی دوست کو عہدہ امارت کے لئے منتخب کرے اور کسی قسم کا اختلاف سامنے نہ ہو تو ایسی جماعت کو اپنی درخواست میں بالوضاحت اس امر کو بیان کر دینا چاہیئے۔ کہ یہ انتخاب بالاتفاق عمل میں آیا ہے۔

(۸) بوقت انتخاب اس بات کا خیال رکھا جائے۔ کہ ایک سے زیادہ عہدے ایک ہی شخص کے سپرد بجز خاص مجبوری کے نہ کئے جائیں۔ تاکہ کثرت کار کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی حرج اور نقص واقعہ نہ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ دوست کام کی تربیت حاصل کر سکیں۔

(۹) اگر کسی امیر یا کسی دوسرے مقامی عہدیدار کے انتخاب کے متعلق یہ شکایت موصول ہوگی۔ اور یہ شکایت تحقیقات پر درست ثابت ہوئی کہ اس میں کسی امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا ہے تو اس انتخاب کو بموجب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مندرجہ قاعدہ نمبر ۱۸۶ کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اور پروپیگنڈا کرنے والوں سے سختی سے باز پرس کی جائے گی۔ اور دوبارہ انتخاب کے وقت انہیں اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی

(۱۰) ایسی جماعتوں میں جہاں ایسے افراد کی تعداد ۲۱ یا اس سے زیادہ ہو جن پر چندہ عاید ہوتا ہو۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے فیصلہ بموقعہ مجلس مشاورت ۳۶ء مرکز سلسلہ کے کسی بقایادار کو کسی کام پر مقرر نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱) اگر کسی جگہ کسی عہدہ پر مجبوراً بقایادار کو مقرر کرنا پڑے۔ تو اس عہدہ دار سے یہ عہد لیا جائے گا۔ کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت بیت المال یا نظارت بہشتی مقبرہ سے جس کا وہ بقایادار ہو حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ یا اگر وہ بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے۔ تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے نظارت بیت المال سے یا موصی ہونے کی صورت میں نظارت بہشتی مقبرہ سے معافی حاصل کرے گا۔

(۱۲) مندرجہ ذیل اشخاص کو انتخاب کے اجلاس میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہوگا۔

الف :۔ ایسا شخص جس کے ذمہ تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے بغیر منظوری مرکز بقایا چلا آتا ہو۔ اور وہ اسے ادا نہ کر رہا ہو۔ (ب) مستورات (ج) ۱۸ سال سے کم عمر کے بچے

(۱۳) ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اس کے لئے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے۔ اور دوستوں کو رائے دیتے ہوئے اہلیت کے سوال کو ہر صورت میں مقدم رکھنا چاہیئے محض نام کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نا اہل یا کسی رنگ میں بُرا نمونہ رکھنے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔

(۱۴) فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے۔ کہ ووٹ دینے کے قابل اس انجمن میں کتنے افراد ہیں۔ اور ان میں سے بوقت اجلاس کتنے حاضر تھے

(۱۵) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہونگے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

(۱۶) عہدیداروں کے انتخاب کی فہرستیں مع ان کی خط و کتابت کے مکمل پتوں کے (سکونت۔ ڈاک خانہ ضلع وغیرہ) یکم اپریل سے ۱۵ اپریل ۳۸ء تک لازماً دفتر ناظر اعلیٰ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ لیکن جب تک جدید

منظوریوں کا اعلان شائع نہ ہو۔ اس وقت تک سابقہ عہدیدار ہی کام کرتے رہیں گے۔

(۱۷) اگر کسی انجمن یا حلقۂ امارت کے ساتھ اور دیہات یا جماعتیں بھی شامل ہوں۔ تو یہ بات فہرست انتخاب اور درخواست امارت میں واضح طور پر بیان کرنی چاہیئے۔ کہ اس انجمن یا حلقۂ امارت میں کون کون سے دیہات یا جماعتیں شامل ہیں۔ اور اس انجمن یا حلقۂ امارت کا مرکزی مقام کون سا ہے۔ یعنی کس نام پر یہ انجمن یا حلقۂ امارت ہوگا۔

۱۸۔ اگر کسی انجمن کا تار کا پتہ رجسٹرڈ ہو۔ تو وہ بھی لکھا جائے۔

۱۹۔ اگر کوئی امیر یا پریذیڈنٹ یہ خواہش رکھتا ہو۔ کہ اس کے سکرٹریوں کے نام کی خط و کتابت اس کی معرفت ہو۔ تو اس بات کو بھی واضح کر دیا جائے

۲۰۔ عہدیداروں کے نام کیساتھ ان کے القاب و خطاب بھی لکھے جائیں۔ مثلاً مولوی۔ سید۔ مرزا چوہدری۔ شیخ۔ بابو۔ ڈاکٹر۔ منشی وغیرہ جو عام طور پر ان کے نام کے ساتھ لکھا یا بولا جاتا ہو۔ اسی طرح ملازم کی صورت میں عہدہ کا بھی ساتھ اندراج کیا جاوے

۲۱۔ جدید انتخابات کی منظوریوں کا اعلان شائع ہونے پر سابقہ عہدیداروں کو فی الفور کام کا چارج پوری تفصیل اور مکمل ریکارڈ کے ساتھ جدید عہدیداروں کے سپرد کر دینا چاہیئے اور جدید عہدیداروں کو چاہیئے۔ کہ چارج لینے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر سابقہ عہدیداروں سے گذشتہ سال کی رپورٹیں لے کر متعلقہ مرکزی صیغہ جات کو بھجوا دیں۔ ورنہ یہ ذمہ واری بعد میں ان پر عائد ہوگی ؛

ناظر اعلےٰ

جماعت احمدیہ بھدرک کے پریذیڈنٹ صاحب کا افسوسناک انتقال

جناب منشی عبدالمجید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک جو ایک نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ اور جن کی وجہ سے جماعت کو بہت کچھ تقویت حاصل تھی۔ ۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو بعارضہ نمونیا اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ تہجد گذار تبلیغ کا بے حد جوش رکھنے والے۔ قربانی کرنے میں پیش پیش تھے۔ اپنی دکان پر اکثر عاجز سے الفضل پڑھوا کر سنتے۔ خصوصاً تبلیغی رپورٹوں کے سننے کا بے حد اشتیاق تھا۔ اور میں نے بارہا دیکھا۔ کہ جب کبھی غیر ممالک میں لوگوں کے احمدیت میں داخل ہونے کی خبر سنتے۔ تو مرحوم کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھتا۔

مرحوم کی دکان عین بازار کے چوراہے پر واقعہ ہونے کی وجہ سے احمدیوں کے لئے تبلیغی مرکز بنی ہوئی تھی۔ جو بھی آتا مرحوم اس کو احمدیت کی خبر سناتے۔ اور لطف اندوز ہوتے۔

چونکہ مرحوم کا بڑا لڑکا غیر احمدی ہے۔ اس لئے مخالفوں نے ہمیں مرحوم کی تجہیز و تکفین سے روک دیا۔ بعد میں احمدیوں نے جنازہ غائب مسجد احمدیہ میں پڑھا۔

مرحوم کی جدائی سے جماعت احمدیہ بھدرک کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔ نیز مرحوم کی بلندی درجات کے لئے و جماعت بھدرک کو نعم البدل عطا ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ بڑے لڑکے کے علاوہ مرحوم کا ایک پانچ چھ سالہ لڑکا ایک لڑکی اور ایک بیوی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ان کا کفیل ہو۔ آمین

خاکسار سید محمد زکریا از بھدرک

پنجاب پراونشل حج کمیٹی کا نمائندہ کراچی میں

حجاز سے براستہ کراچی واپس آنے والے حاجیوں کی امداد و رہنمائی کے لئے پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور نے چوہدری عبدالواحد بی۔ اے۔ ایل ایل بی (صدر سوسائٹی آف ہومیوپیتھز) کو اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔ نمائندہ کراچی میں حاجیوں کو ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرے گا۔ اور ان کی شکایات کو ذمہ دار حکام تک پہنچا کر ان کی تلافی کی کوشش کرے گا۔

حاجیوں کے آرام و آسائش کے لئے حج کمیٹی مذکور نے حکام ریلوے سے استدعا کی تھی۔ کہ وہ ان کی خاطر کراچی سے خاص ٹرینیں چلانے کا انتظام کرے۔ حکام ریلوے نے اس کو منظور کر لیا ہے۔ اور حاجیوں کی مناسب تعداد مہیا ہو جانے پر حج کمیٹی کا نمائندہ ان کے لئے سپیشل ٹرینوں کی روانگی کا انتظام کرے گا۔ نمائندہ حاجی کیمپ کراچی میں مقیم ہے۔ جہاں محافظ حجاج اور جہاز ران کمپنی کا دفتر بھی ہے۔ نمائندہ سے اسی پتہ پر خط و کتابت کی جا سکتی ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

ضروری گذارش

ایک ڈاکٹر آج کل بیکار ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اگر کسی جگہ خصوصاً پنجاب کی نئی آبادیوں یا سندھ میں پرائیویٹ پریکٹس کے لئے گنجائش ہو۔ تو وہاں پر دکان کھول لیں۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دوست ان کی امداد کر سکیں یا مفید مشورہ دے سکیں۔ تو براہ مہربانی امور عامہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ناظر امور عامہ

استانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول میں جے۔ وی ٹرینڈ استانیوں کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ ابتدائی تنخواہ پندرہ روپے ماہوار ہوگی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں

مینجر نصرت گرلز سکول۔ قادیان

تلاش

حبیب احمد پسر مولوی محمد صالح صاحب مبلغ سندھ جو جماعت چہارم تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں پڑھتا تھا۔ اور بورڈنگ میں رہتا تھا چند روز سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر وہ کہیں ملے۔ یا جماعت کے کسی دوست کو پتہ لگ جائے۔ تو فوراً اسے روک کر مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ میں اسے منگا سکوں۔

ناظم تربیت تحریک جدید قادیان

بھاگلپور میں جلسہ

بتاریخ ۸ لغایت ۱۰ اپریل منجانب پراونشل انجمن صوبہ بہار بمقام بھاگلپور انشاء اللہ جلسہ تبلیغ اور کانفرنس منعقد ہونگے جلسہ تبلیغ مذکور کیلئے مرکز سے مبلغین منگوائے جائینگے۔ صوبہ کے ہر احمدی کو اس میں شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاکسار سید وزارت حسین پراونشل نائب امیر صوبہ بہار

وصیتیں

نمبر ۴۹۵۵:- منکہ حمید اللہ ولد میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے ایک مکان سکونتی واقع موضع شیخ پور ضلع گجرات جس کی مالیت قریباً -/۴۵۰ روپیہ ہے۔ اور دو بیگھ زمین مزروعہ جس کی مالیت قریباً بارہ سو روپیہ ہے کل قیمت جائداد ۱۶۵۰ روپیہ ہے۔ جو موضع شیخ پور مذکور میں واقعہ ہے اس کی ایک چوتھائی کا میں مالک ہوں اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ قریباً پچانوے روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو کہ بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- حمید اللہ

گواہ شد:- امان اللہ برادر موصی

گواہ شد:- ذکاء اللہ برادر موصی

نمبر ۴۹۹۱:- منکہ امۃ الرحمٰن زوجہ محمد شفیع صاحب احمدی قوم راجپوت بھٹی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الرحمت ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ / ۲ / ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے

(۱) (الف) بالیاں طلائی دو عدد

(ب) کانٹے طلائی ایک جوڑہ

(ج) انگوٹھی طلائی ایک عدد کل قیمت ہر سہ زیورات مبلغ یکصد روپیہ

(۲) مہر مبلغ دو صد روپیہ (جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے) یعنی اس وقت میری تین صد روپیہ کی جائداد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ بھی اگر بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ وغیرہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے اس کی رسید حاصل کر لوں تو وہ منہا کیا جائے۔

العبد:- امۃ الرحمٰن بقلم خود

گواہ شد:- محمد شفیع انور خاوند موصیہ محلہ دار الرحمت قادیان

گواہ شد:- چوہدری محمد شریف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۴۹۹۳:- منکہ چوہدری محمد شریف ولد مولوی عبد الحکیم قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن قادیان دار العلوم ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ / ۲ / ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ من مظہر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہے۔ اس وقت میری جائداد بصورت مکان جو محلہ دار العلوم میں ہے جس کی قیمت تقریباً بارہ صد روپیہ ہے اور تجارت پر اس وقت میرا چھ صد روپیہ لگا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے اس کے علاوہ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس کے علاوہ میں وصیت کرتا ہوں کہ جو میری ماہوار آمدن ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ بطور وصیت ادا کرتا رہوں گا

العبد:- چوہدری محمد شریف بقلم خود

گواہ شد:- حسن محمد بقلم خود دوکاندار قادیان

گواہ شد:- محمد نذیر دوکاندار برادر موصی

نمبر ۴۹۹۴:- منکہ عبد الحکیم ولد نیک شاہ قوم ارائیں سابقہ پیشہ زمیندارہ عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قادیان محلہ دار العلوم ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ / ۲ / ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ من مظہر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد بصورت زمین وغیرہ کوئی نہیں ہے صرف یکصد روپیہ نقد ہے۔ جو میرے لڑکے نے مجھے دیا ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میرے ورثاء میری وصیت میں داخل کر دیں گے۔

العبد:- عبد الحکیم بقلم خود

گواہ شد:- محمد نذیر پسر موصی دکاندار قادیان۔

گواہ شد:- محمد شریف ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

نمبر ۴۹۹۵:- منکہ برکت بی بی بیوہ محمد دین قوم جنجوعہ راجپوت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن کھاریاں حال مقیم قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ / ۲ / ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف ایک مشین سینے کی تھی جو میں نے -/۵ میں فروخت کی ہے۔ اس کے علاوہ میرے خاوند کی جائداد مکان واقعہ موضع آڑہ تحصیل کھاریاں بمعاوضہ چار صد روپیہ میرے سوتیلے لڑکے عبد اللہ نے فروخت کیا ہے۔ اور عبد اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ میرا آٹھواں حصہ مبلغ پچاس روپیہ ادا کر دے گا۔ اور میرا مہر مبلغ پچاس روپیہ تھا۔ جس میں سے میں نے نصف معجل مبلغ پچیس روپے معاف کر دیا تھا اور مبلغ پچیس روپیہ نصف غیر معجل میرے خاوند مرحوم کے ذمہ واجب الادا باقی تھا۔ جو میں نے چار صد مذکور سے اپنے سوتیلے لڑکے عبد اللہ سے وصول کرنا ہے یہ سب مل کر -/۱۰۵ روپیہ ہوا جس کا دسواں حصہ دس روپے آٹھ آنے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے

العبد:- برکت بی بی بقلم خود

گواہ شد:- نور داد ولد کرم دین قوم گوجر کھاری ساکن کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد:- محمد دین ولد نور دین ساکن قادیان

نمبر ۴۹۹۶:- منکہ حفیظہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شریف قوم ارائیں عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار العلوم ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ / ۲ / ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں من مظہرہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر تین سو روپیہ ہے۔ جو ابھی میرے خاوند نے ادا نہیں کیا۔ اس کے علاوہ میرا زیور مندرجہ ذیل ہے کلنٹے طلائی جوڑی ایک عدد قیمتی دس روپے لچھیاں نقرئی جوڑی ایک عدد قیمتی آٹھ روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔

اگر میرے مرنے کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی نیز میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ جس قدر رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں۔ وہ اس میں سے وضع کی جاوے۔

العبد:۔ حفیظہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد نذیر بقلم خود دوکاندار قادیان

گواہ شد:۔ محمد شریف بقلم خود

نمبر ۴۹۹۷ منکہ غلام فاطمہ زوجہ عبد الحکیم قوم ارائیں عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قادیان دار العلوم ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ منظہرہ کے پاس کوئی جائیداد بصورت زیور وحمر وغیرہ کے نہیں ہے۔ اس وقت صرف یک صد روپیہ نقد ہے۔ جو میرے لڑکے نے مجھے دیا ہے۔ اس کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ۱/۳ حصہ کی کرتی ہوں۔ ہاں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی ادائیگی بھی میرے ورثاء ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ میرا مہر اسی روپے تھا۔ جو میں اپنے خاوند سے لیکر اپنی ذات پر خرچ کر چکی ہوں۔

العبد۔ غلام فاطمہ زوجہ عبد الحکیم نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ محمد شریف بقلم خود پسر موصیہ

گواہ شد۔ محمد یاسین کارکن نظارت ضیافت

نمبر ۴۹۳۶ منکہ زینب زہرہ زوجہ مرزا عبد الرؤف قوم بلوچ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۳۶ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ ۵ کنال ۷ مرلہ ہے۔ جس کی بازاری قیمت ۳۵۰/۰ روپے فی کنال ہے۔ اس حساب سے ۱۸۷۳/۰ کل زمین کی قیمت ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ پانصد روپیہ حق مہر ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور قیمتی ۱۲۰/۰ روپے کا ہے۔ کلپ قیمتی ۱۸/۰ روپے کانٹے ایک جوڑی قیمتی ۱۸/۰ انگوٹھی دو عدد قیمتی ۲۴/۱ روپے کپڑے قسم ہند قیمتی ۶۰/۰ روپے کل میزان چوبیس سو ترانوے روپے ۲۴۹۳/۰۔ میں اس سب کی ۱/۹ حصہ کی وصیت جو مبلغ دو سو ستتر روپے بنتی ہے۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرا کر رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ زینب زہرہ

گواہ شد:۔ عطاء اللہ خان بی اے دار الفضل قادیان۔

گواہ شد:۔ مرزا عبد الرؤف خاوند موصیہ۔

نمبر ۴۹۵۳ منکہ حیدر ولد خدا بخش مرحوم پیشہ کفش دوز عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس وبلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد میں ایک دکان جس کی قیمت میرے تیسرے حصہ کی ۶۰ عہ روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس کی قیمت میں سے تیسرے حصہ عہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمد فی ماہوار عہ روپیہ ہے۔ میں اپنی آمدن میں سے ایک روپیہ ماہوار جو ۱/۸ حصہ وصیت میں انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری جائیداد یا آمدن میری وفات کے بعد زائد ثابت ہو۔ تو ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد۔ نشان انگوٹھا حیدر۔ گواہ شد۔ مرزا محمد حسین احمدی سکرٹری وصایا محلہ دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ غلام محمد بقلم خود احمدی بوٹ میکر بڑا بازار قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

وی آنا ۱۴ مارچ۔ آسٹریا میں ہرہٹلر کے شاندار استقبال کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ آج صبح جرمن فوج شہر میں داخل ہو گئی۔ فوجیوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ لنڈن۔ پیرس اور پیراگ میں مقیم وزراء کو واپس بلا لیا گیا ہے آسٹریا اور جرمنی کو ایک قانون کے ذریعہ متحد کر دیا گیا ہے۔ آئندہ آسٹریا جرمن۔ ریشتاغ کے ماتحت ایک سٹیٹ ہو گی۔ ۱۰ اپریل کو آسٹریا میں آباد بیس سے زائد عمر کے جرمن باشندوں سے آسٹریا اور جرمنی کے الحاق کے متعلق استصواب آراء کیا جائے گا۔ ہٹلر نے آسٹریا کی فوج کو جرمن فوج میں شامل کر لیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ آسٹرین فیڈرل فوج کے تمام ممبر قائد اعظم کی حیثیت میں میرا وفاداری کا حلف لینگے

پیرس ۱۴ مارچ۔ موسیو بلم نے سوشلسٹ اور ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی پر مشتمل وزارت قائم کر لی ہے۔ وہ اس نئی گورنمنٹ کے وزیر اعظم اور وزیر مالیات مقرر ہوئے ہیں۔ موسیو ڈلیڈیر نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع اور ایم پال بونکر وزیر خارجہ مقرر ہوئے ہیں

لنڈن ۱۴ مارچ۔ کل دارالعوام اور دارالامراء میں لارڈ ہیلی فیکس اور مسٹر چیمبرلین آسٹریا کی صورت حالات پر بیان دیں گے۔ وی آنا میں مقیم برطانی وزیر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ لنڈن پہنچ کر حالات سے آگاہ کرے۔ آج لنڈن میں ۲۰ ہزار اشخاص نے آسٹریا پر ہٹلر کے قبضہ کے خلاف مظاہرہ کیا مظاہرین نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ جب تک جرمنی آسٹریا سے اپنی فوجیں واپس نہیں بلاتا۔ حکومت برطانیہ اٹلی اور جرمنی سے گفت و شنید کرنے سے انکار کر دے۔ ریزولیوشن میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریا کی آزادی کو قائم رکھا جائے اور موجودہ تنازعہ لیگ آف نیشنز کے سپرد کر دیا جائے

لنڈن ۱۴ مارچ۔ رائیٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر شسنگ سابق چانسلر آسٹریا کو ملکی سرحد پر سے جا کر ملک سے باہر چلے جانے کی اجازت دیدی گئی ہے اسے اب ملک میں واپس آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ وزیر اعظم ہسپانیہ نگرین نے "ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم بارسیلونا کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہمیں ہٹلر اور مسولینی سے مصالحت کر کے خانہ جنگی کا خاتمہ کر دینا چاہئیے یہ تجویز تہدید آمیز ہے۔ لیکن ہم ان دھمکیوں سے ڈرنے والے نہیں۔ اور نہ اس طریق سے ملک کے لئے امن چاہتے ہیں

کلکتہ ۱۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی وزارتی پارٹی سے بارہ مسلمان ممبر علیحدہ ہو گئے ہیں اور یہ اندیشہ کیا جا رہا ہے کہ موجودہ وزارت کے ٹوٹنے کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں وزارت پارٹی سے علیحدہ ہونے والے ارکان نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جب انتخابات کے بعد مسلم لیگ اور پرجا پارٹی میں اتحاد ہوا تھا۔ تو وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ اخراجات نظم و نسق کم کئے جائیں گے۔ لیکن ان وعدوں کو پورا نہیں کیا گیا۔

لاہور ۱۴ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج کابینہ پنجاب کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسئلہ مسجد شہید گنج پر بحث کی گئی۔ توقع کی جاتی ہے کہ سر سکندر حیات وزیر اعظم اس سلسلہ میں عنقریب ایک اہم اعلان کریں گے۔

بمبئی ۱۴ مارچ۔ آج بمبئی میں سوا چھ بجے صبح دس سیکنڈ تک زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لوگوں پر خوف و ہراس مستولی ہو گیا۔ اور وہ سراسیمگی کی حالت میں گھروں سے باہر نکل بھاگے۔ پونا میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ تاحال کسی قسم کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ناگ پور احمد آباد اور گجرات کاٹھیاواڑ کے مختلف مقامات سے آنے والی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ تمام رقبہ میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ بڑودہ۔ اندور اور دیواس سٹیٹ سے بھی اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ برطانیہ اور اٹلی کے درمیان جس معاہدہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کی طرف سے یہ مطالبہ پیش کیا جائے گا۔ کہ نہر سویز پر برطانیہ کی طرح اٹلی کا بھی اختیار ہو۔ اگر ایسا نہیں کیا جا سکتا تو نہر سویز کو مصر کے ماتحت کر دیا جائے۔

کلکتہ ۱۴ مارچ۔ آج ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر سبھاش چندر بوس نے کہا جب تک بنگال کے جیلوں میں ایک بھی سیاسی قیدی باقی ہے۔ ایجی ٹیشن جاری رہے گی بنگال کے وزیروں کا فرض ہے کہ وہ قیدیوں اور نظر بندوں کو فوراً رہا کر دیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو مستعفی ہو جائیں

پشاور ۱۴ مارچ۔ آج یہاں ایک سکھ پر کسی نامعلوم شخص نے حملہ کیا حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ سکھ کو فوراً لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں پہنچایا گیا۔

کلکتہ ۱۴ مارچ۔ کل ہریش پارک کلکتہ میں مختلف انجمنوں کے سپاسناموں کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے بابو سبھاش چندر بوس نے کہا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستانی متحدہ طور پر برطانیہ کو مجبور کریں۔ کہ وہ ان کے مطالبات کو منظور کرے۔ اس موقع کو انہیں کھونا نہیں چاہئیے۔ کیونکہ موجودہ حالات میں برطانیہ ہمارے مطالبات کو ٹھکرا نہیں سکیگا۔ ہندوستان کی تمام جماعتوں کو فیڈریشن کی مخالفت میں متحد ہو جانا چاہئیے۔ تا حکومت اسے نافذ کرنے کی جرأت ہی نہ کر سکے۔

بمبئی ۱۴ مارچ۔ حکومت بمبئی نے تین سیاسی قیدیوں کو بلگام سنٹرل جیل سے رہا کر دیا ہے۔ ان قیدیوں کو ۱۹۲۱ء میں شہزادہ ویلز کی آمد کے موقع پر شورش میں حصہ لینے کے جرم میں پچیس سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔

روما ۱۴ مارچ۔ آسٹریا پر جرمنی کے قبضہ کے معاملہ میں اٹلی کے موافقانہ رویہ پر ہٹلر نے مسولینی کے شکریہ کا جو پیغام بھیجا تھا۔ مسولینی نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ میرا رویہ یہ ہے کہ ہر دو ممالک کی باہم دوستی کو برقرار رکھا جائے

امرتسر ۱۴ مارچ۔ فتح وال (ضلع امرتسر) میں پولیٹیکل کانفرنس کے اجلاس میں کانگرسی کارکنوں اور چند دیہاتیوں میں لڑائی ہو گئی جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان ہلاک اور چار اشخاص مجروح ہوئے۔

لاہور ۱۴ مارچ۔ آج دو بجے بعد دوپہر پنجاب اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ آغاز میں چند سوالات دریافت کئے گئے۔ اس کے بعد میاں افتخار الدین نے فتح وال کے فساد پر بحث کرنے کے متعلق تحریک التواء پیش کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آپ یہ تحریک التواء پیش نہ کریں مفصل حالات معلوم ہونے پر ممکن ہے میں خود ہاؤس میں تحریک التواء پیش کروں میاں افتخار الدین کی تحریک التواء بر ۸ا مارچ کو بحث ہو گی۔ اس کے بعد وزیر مالیات نے عام نظم و نسق کا مطالبہ زر پیش کیا۔ چوہدری محمد حسین نے تحریک التواء پیش کی۔ تاکہ اس امر پر بحث کی جائے کہ صوبہ کا نظم و نسق اور علی الخصوص ضلع لدھیانہ کا نظم و نسق غیر تسلی بخش ہے۔ اس تحریک پر مختلف ارکان نے تقریریں کیں

پٹنہ ۱۴ مارچ۔ بہار پراونشل کانگرس کمیٹی کے سکرٹری کی طرف سے صوبہ بہار کے تمام رہا شدہ سیاسی اسیروں سے استصواب کیا گیا ہے کہ اگر وہ بیکار ہیں تو اطلاع دیں تاکہ کمیٹی ان کی امداد کرے معلوم ہوا ہے۔ بیکار رہا شدہ قیدیوں کے لئے ملازمتوں کا انتظام کیا جا رہا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی